موطأامام محمد اور موطأیحییٰ اللیثی المصمودی کا تقابلی جائزہ

محمد قاسم*

جنید اکبر**

موطأامام محمدؒ (م۔۱۸۹ھ) اور موطأ یحییٰ اللیثی المصمودی (۲۳۴ھ) حدیث مبارکہ کی مشہور کتاب "موطأ" کے دو متداول نسخے ہیں۔ امام مالکؒ (م۔۱۷۹ھ) سے پہلے کسی مؤلف نے اپنے مجموعے کا نام موطأ نہیں رکھا تھا۔ بلکہ بعض نے "جامع" بعض نے "مصنف" اور بعض نے "مؤلف" وغیرہ کے ساتھ اپنی تالیفات کو موسوم کیا۔ امام مالک نے سب سے پہلے اپنے حدیثی مجموعہ کا نام "موطأ" رکھا۔(۱)

پھر موطأ کے باختلاف اقوال ۲۰ یا ۳۰ (۲) یا اس سے بھی زائد (۳) نسخوں میں سے دو نسخوں کو قبول عام حاصل ہوا۔ اہل مغرب و اندلس میں موطأ کے مالکی المسلک راوی موطأ یحییٰ اللیثی المصمودی کا نسخہ مشہور و مقبول ہوا۔ اور جب موطأ امام مالک مطلقاً بولا جاتا ہے تو اس سے نسخہ یحییٰ ہی مراد ہوتا ہے۔ جب کہ اہل مشرق میں موطأ کے حنفی المسلک راوی اور فقہ حنفی کے مدون و ترجمان امام محمدؒ (م۔ ۱۸۹ھ) کا نسخہ مشہور و متداول ہوا۔(۴)

ایک ہی استاد یعنی امام مالکؒ سے مروی ہونے کے باجود دونوں نسخوں کے اسلوب و منہج اور امتیازات و خصوصیات الگ الگ ہیں۔ سطور ذیل میں دونوں نسخوں کے باہمی فروق کا تقابلی جائزہ لینے کے بعد وجوہ ترجیح ذکر کی جائیں گی:

موطأامام محمد اور موطأ یحییٰ کے باہمی فروق:

۱) تعداد روایات وآثار

نسخہ یحییٰ میں احادیث وآثار کی تعداد بنسبت نسخہ محمد بن الحسن کے زیادہ ہے۔ نسخ یحییٰ میں روایات وآثار کی مجموعی تعداد (۱۹۵۵) ہے اور اگر امام مالکؒ کے فتاویٰ و مسائل کو الگ کر دیا جائے تو پھر یہ تعداد (۱۵۰۰) رہ جاتی ہے۔ جب کہ نسخہ محمد میں امام مالکؒ کے طریق کے علاوہ روایات اور امام مالک کے فتاوٰی و تعقیبات کو الگ کرنے کے بعد روایات کی مجموعی تعداد (۱۰۰۷) ہے۔(۵)

اس طرح دونوں نسخوں میں تعداد روایات کی نسبت دو اور تین کی ہے۔

۲) ابواب و کتب کی کمی بیشی اور تقدیم و تاخیر کا فرق

موطاامام محمد میں کتب و ابواب کی تعداد بنسبت موطا یحییٰ مصمودی کے کم ہے۔ اسی طرح دونوں نسخوں میں

*ایم فل سکالر، شعبہ علومِ اسلامیہ ودینیہ، جامعہ ہری پور، پاکستان

**اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ علومِ اسلامیہ ودینیہ، جامعہ ہری پور، پاکستان

ابواب کی تقدیم وتاخیر کا فرق بھی موجود ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

موطا امام محمد میں اٹھارہ (۱۸) کتب کے تحت ۱۳۹۰ ابواب ہیں۔ جن میں ابواب الصلوٰۃ کے تحت ۱۰۲ باب، ابواب الجنائز کے تحت ۱۲، ابواب الزکوۃ کے تحت ۱۴، ابواب الصیام کے تحت ۲۰، کتاب الحج کے تحت ۳۷، کتاب النکاح کے تحت ۱۶، کتاب الطلاق کے تحت ۳۱، کتاب الضحایا ومایجزئ منھا کے تحت ۳۱، کتاب الدیات کے تحت ۱۳، کتاب السرقہ کے تحت ۷، کتاب الحدود فی الزنا کے تحت ۶، کتاب الاشربہ کے تحت ۵، کتاب الفرائض کے تحت ۶، کتاب الأیمان والنذور کے تحت ۷، کتاب البیوع کے تحت ۳۱، کتاب الصرف وابواب الربا کے تحت ۷، کتاب العتاق کے تحت ۶ اور ابواب السیر کے تحت ۱۳ ابواب درج ہیں۔ (۶)

جب کہ موطا یحییٰ مصمودی میں ۳۱ کتب کے تحت ۷۰۴ ابواب مذکور ہیں۔ جن میں کتاب الصلوٰۃ کے تحت ۱۳۹ ابواب، کتاب الجنائز کے تحت ۱۶ ابواب، کتاب الزکوٰۃ کے تحت ۳۰، کتاب الصیام کے تحت ۲۲، کتاب الاعتکاف کے تحت ۶، کتاب الحج کے تحت ۸۳، کتاب الجہاد کے تحت ۲۱، کتاب النذور والأیمان کے تحت ۹، کتاب الضحایا کے تحت ۶ ابواب، کتاب الذبائح کے تحت ۴ ابواب، کتاب الصید کے تحت ۷، کتاب العقیقۃ کے تحت ۲، کتاب الفرائض کے تحت ۱۵، کتاب النکاح کے تحت ۲۲، کتاب الطلاق کے تحت ۳۵، کتاب الرضاع کے تحت ۳، کتاب البیوع کے تحت ۴۶، کتاب الفرائض کے تحت ۱۵، کتاب المساقاۃ کے تحت ۲، کتاب کراء الارض کے تحت ۱، کتاب الشفعۃ کے تحت ۲، کتاب الاقضیۃ کے تحت ۴۱، کتاب الوصیۃ کے تحت ۱۰، کتاب العتق والولاء کے تحت ۱۳، کتاب المکاتب کے تحت ۱۳، کتاب المدبر کے تحت ۷، کتاب الحدود کے تحت ۱۱، کتاب الاشربۃ کے تحت ۵، کتاب العقول کے تحت ۲۴، کتاب القسامۃ کے تحت ۵، کتاب الجامع کے تحت ۱۸۹ ابواب درج ہیں۔ (۷)

۳) اقوال ومسائل امام مالک کے نقل کرنے کا فرق:

امام محمدؒ نے اپنے نسخہ موطأ میں مرویاتِ امام مالک تو نقل کی ہیں لیکن امام مالکؒ کی آراء ومسائل نقل کرنے کا زیادہ اہتمام نہیں کیا۔ البتہ بعض مواقع ایسے ہیں جہاں آپ نے امام مالکؒ کی آراء نقل کی ہیں جبکہ نسخہ یحییٰ میں اس ترجمۃ الباب کے تحت امام مالک کی رائے نقل نہیں کی گئی۔

مثال کے طور پر نسخہ محمد بن الحسن میں "باب المسح علی الخفین" میں روایات ذکر کرنے کے بعد باب کے آخر میں امام مالکؒ کی درج ذیل رائے بھی نقل کی ہے:

"وقال مالك بن أنس لا يمسح المقيم على الخفين"(۸)

"اور مالک بن انس کہتے ہیں مقیم موزوں پر مسح نہیں کرے گا"

اسی طرح "باب الحج عن المیت أو عن الشیخ الکبیر" میں باب کے آخر میں امام مالکؒ کی حج بدل کے بارے میں درج ذیل رائے نقل کی ہے:

"وقال مالك بن أنس: لا أرى أن يحج أحد عن أحد" (9)

"اور مالک بن انس کہتے ہیں : میرا خیال ہے کہ کوئی کسی طرف سے حج بدل نہیں کر سکتا"
جب کہ نسخہ یحییٰ میں دونوں مقام پر کہیں بھی امام مالکؒ کی مذکورہ رائے نقل نہیں کی گئی۔

امام یحییٰ اللیثی المصمودی اندلسی چونکہ مالکی المسلک ہیں اس لئے انہوں نے اپنے نسخہ موطأ میں مرویات امام مالک کے علاوہ امام مالک کی آراء، اقوال و مسائل کے نقل کرنے کا بھی بہت زیادہ اہتمام کیا ہے اور آپ کا نسخہ امام مالکؒ کی تقریباً تمام آرا کا احاطہ کیے ہوئے ہے۔ جو ابواب فقہ کے مطابق تقریباً تین ہزار مسائل پر پھیلی ہوئی ہیں۔ (۱۰)

۴) اسلوب و منہج کا فرق:

نسخہ امام محمد و نسخہ یحییٰ میں منہج و اسلوب کا بھی واضح فرق ہے، ذیل میں اس کی چند مثالیں پیش کی جاتی ہیں جس سے ان کے منہج و اسلوب کا فرق سمجھا جا سکتا ہے۔

امام محمد اپنے نسخہ موطأ میں اپنے اجتہادات کا ذکر کرتے ہیں خواہ وہ اجتہادات امام مالکؒ و دیگر علماءِ حجاز و عراق کی رائے کے مطابق ہوں یا مخالف اور اسے اس طرح کے الفاظ سے تعبیر کرتے ہیں:

"وبهذا نأخذ،و هو قول أبي حنيفة و العامة من فقهائنا، لسنا ناخذ بهذا، وعليه فتوىٰ، وبه يفتىٰ، وعليه الاعتماد، وعليه عمل الأمة، وهو الصحيح، وهو الظاهر، وهو الاشهر"-

ذیل میں مذکورہ الفاظ کی چند مثالیں ذکر کی جاتی ہیں:

۱) "أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ قَالَ: «لا يَقْطَعُ الصَّلاةَ شَيْءٌ» ، قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهِ نَأْخُذُ، لا يَقْطَعُ الصَّلاَةَ شَيْءٌ مِنْ مَارٍّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ، رَحِمَهُ اللَّهُ "۔(۱۱)

۲) "أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَار، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ، يَقْرَأُ: «يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ لِقُبُلِ عِدَّتِهِنَّ» ، قَالَ مُحَمَّدٌ: طَلاقُ السُّنَّةِ أَنْ يُطَلِّقَهَا لِقُبُلِ عِدَّتِهَا طَاهِرًا مِنْ غَيْرِ جِمَاعٍ حِينَ تَطْهُرُ مِنْ حَيْضِهَا قَبْلَ أَنْ يُجَامِعَهَا، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ، وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا" ۔(۱۲)

۳) "أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا نَافِعٌ، أَنَّ بِنْتًا لِعُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَأُمُّهَا ابْنَةُ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّاب كَانَتْ تَحْتَ ابْنِ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ فَمَاتَ، وَلَمْ يُسَمِّ لَهَا صَدَاقًا، فَقَامَتْ أُمُّهَا تَطْلُبُ صَدَاقَهَا؟ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: لَيْسَ لَهَا صَدَاقٌ وَلَوْ كَانَ لَهَا صَدَاقٌ لَمْ نُمْسِكْهُ وَلَمْ نَظْلِمْهَا، وَأَبَتْ أَنْ تَقْبَلَ ذَلِكَ فَجَعَلُوا بَيْنَهُمْ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ فَقَضَى أَنْ لا صَدَاقَ لَهَا، وَلَهَا الْمِيرَاثُ، قَالَ مُحَمَّدٌ: وَلَسْنَا نَأْخُذُ بِهَذَا." (۱۳)

جبکہ نسخہ یحییٰ میں ہر باب کی احادیث و آثار ذکر کرنے کے بعد امام مالکؒ کی رائے اور آپ کے نزدیک مختار اور راجح قول کا ذکر درج ذیل الفاظ سے کیا گیا ہے:

السنة عندنا،
هذا الأمر الذي لا اختلاف فيه عندنا
ذلک أحب ما سمعت الي فی ذلک
و هو الأمر عندنا وغیرہ-

ذیل میں مذکورہ الفاظ کی چند مثالیں ذکر کی جاتی ہیں:

١) قَالَ يَحْيَى، قَالَ مَالِكٌ: السُّنَّةُ عِنْدَنَا أَنْ يَسْتَقْبِلَ النَّاسُ الْإِمَامَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، إِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْطُبَ، مَنْ كَانَ مِنْهُمْ يَلِي الْقِبْلَةَ وَغَيْرَهَا.(١٤)
٢) قَالَ مَالِكٌ: وَمَنْ بَاعَ طَعَاماً، جزَافاً. وَلَمْ يَسْتَثْنِ مِنْهُ شَيْئاً. ثُمَّ بَدَا لَهُ أَنْ يَشْتَرِيَ مِنْهُ شَيْئاً.فَإِنَّهُ لاَ يَصْلُحُ لَهُ أَنْ يَشْتَرِيَ مِنْهُشَيْئاً. إِلاَّ مَا كَانَ يَجُوزُ لَهُ أَنْ يَسْتَثْنِيَهُ مِنْهُ. وَذلِكَ الثُّلُثُ، فَمَا دُونَهُ. فَإِنْ زَادَ عَلَى الثُّلُثِ، صَارَ ذلِكَ إِلَى الْمُزَابَنَةِ، وَإِلَى مَا يُكْرَهُ. فَلاَ يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَشْتَرِيَ مِنْهُ شَيْئاً. إِلاَّ مَا كَانَ يَجُوزُ لَهُ أَنْ يَسْتَثْنِيَ مِنْهُ. وَلاَ يَجُوزُ لَهُ أَنْ يَسْتَثْنِيَ مِنْهُ إِلاَّ الثُّلُثَ، فَمَا دُونَهُ. قَالَ مَالِكٌ: وَهذَا الْأَمْرُ الَّذِي لاَ اخْتِلاَفَ فِيهِ عِنْدَنَا.(١٥)
٣) مَالِكٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُومَانَ؛ أَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ كَانَ يَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ فِيمَا لاَ يَجْهَرُ فِيهِ الْإِمَامُ بِالْقِرَاءَةِ قَالَ يَحْيَى: قَالَ مَالِكٌ: وَذلِكَ أَحَبُّ مَا سَمِعْتُ إِلَيَّ فِي ذلِكَ.(١٦)

اسی طرح امام محمد اپنے نسخہ میں باب یا کتاب کے تحت امام مالکؒ کی ذکر کردہ تمام روایات ذکر کرنے کا اہتمام و التزام نہیں کرتے ہیں۔ جبکہ امام یحییٰ مصمودی اس کا التزام کرتے ہیں۔

مثال کے طور پر "باب الوضو من مس الذكر" کے تحت امام محمد بعض احادیث کا ذکر نہیں کرتے۔ جیسے حضرت بسرۃ رضی اللہ عنہا کی حدیث ہے جو کہ اس باب میں اصل ہے لیکن آپ اپنی کتاب "الحجۃ علیٰ اھل المدینۃ" میں اس روایت کا ذکر کرتے ہیں۔

چنانچہ آپ ذکر کرتے ہیں:
"بلغنَا حَدِيث النَّبِي صلى الله عَلَيْهِ وَسلم ذكرته بسره بنت صَفْوَان انها سَمِعت رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم يَقُول اذا لمَس احدكم ذكره فَليَتَوَضَّأ" (17)

اسی طرح "باب القنوت" میں بھی صرف اسی روایت کا ذکر کرتے ہیں جو آپ کے مسلک کی دلیل بن سکتی ہو اور ہشام بن عروہ کی حدیث ذکر نہیں کرتے جب کہ اپنی کتاب "الحجۃ" میں اس روایت کا ذکر کرتے ہیں۔

چنانچہ آپ فرماتے ہیں:
"وَذكر مَالك بن أنس عَن هِشَام ابْن عُرْوَة عَن أَبِيه انه كَانَ (لَا يقنت فِي شئ من الصَّلَاة وَلَا فِي الْوتر الا أَنه كَانَ) يقنت فِي صَلَاة الْفجْر قبل أَن يرْكَع الرَّكْعَة الْأَخِيرَة اذا قضى قِرَاءَته" (18)

اسی طرح امام محمدؒ اپنے فقہی مذہب کی تائید و تقویت میں دیگر شیوخ روایات کا بھی ذکر کرتے ہیں۔

امام محمدؒ امام مالک کی آراء کا ذکر اس لئے کرتے ہیں تاکہ اہل کوفہ و عراق کے مسلک کی وضاحت کریں کہ وہ امام مالک کی موافقت میں ہے یا مخالفت میں یا اس لئے ذکر کرتے ہیں کہ اہل عراق یا اپنے بعض شیوخ کے مذہب سے اپنے رجوع کو ظاہر کریں جبکہ امام یحییٰ مصمودی امام مالکؒ کی روایات کے بعد علماء مدینہ کے مسلک کو بیان کرنے کے لیے آپ کی آراء کا ذکر کرتے ہیں۔ (۱۹)

نسخہ محمد بن الحسن میں امام مالک کی اسّی (۸۰) روایات ایسی نقل کی گئی ہیں جو نسخہ یحییٰ میں موجود نہیں (۲۰) اگرچہ نسخہ یحییٰ میں مجموعی طور پر امام مالکؒ کی مرویات کے نقل کرنے کا اہتمام زیادہ ہے۔

۵) سند کے عالی اور نازل ہونے کا فرق:

امام محمدؒ نے پوری موطأ اپنے شیخ امام مالک سے سنی ہے۔ جبکہ امام یحییٰ المصمودیؒ موطأ کا ایک حصہ امام مالکؒ سے نہ سن سکے۔ بلکہ امام مالکؒ کے شاگرد زیاد بن عبدالرحمٰن شبطون (۲۱) سے سنا ہے اور یہ حصہ کتاب الاعتکاف کے آخری تین ابواب پر مشتمل ہے۔ (۲۲)

۶) طول صحبت کی وجہ سے انتقاءِ روایت کا فرق:

موطأ کے دونوں متداول نسخوں میں دیگر فروق کی طرح ایک فرق انتخاب وانتقاءِ روایت کا بھی ہے۔ امام محمدؒ حصول علم کے لئے تین سال امام مالکؒ کی خدمت میں رہے جب کہ امام یحییٰ المصمودیؒ موطأ کی سماعت کے لئے امام مالک کی وفات والے سال آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ یہی وجہ ہے کہ امام محمدؒ کی روایت، امام یحییٰؒ کی روایت کی نسبت زیادہ منقح ہے۔

الدکتور نذیر حمدان ذکر کرتے ہیں:

"وربما كانت رواية (محمد) أكثر انتقاءً و اصطفاءً من رواية يحيىٰ وذلك بسبب طول المدة التي صحب محمد فيها الإمام مالك بالنسبة إلى الرواة الآخرين"۔(۲۳)

"اور کبھی امام محمدؒ کی روایت (موطأ) امام یحییٰ کی روایت کی نسبت زیادہ چھانٹی ہوئی ہوتی ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ امام محمدؒ دیگر رواۃ کی نسبت امام مالکؒ کے پاس حصول علم کے لئے زیادہ عرصہ رہے"

علامہ عبدالحئ لکھنویؒ لکھتے ہیں:

"إن يحيىٰ الأندلسي حضر عند مالك في سنة وفاته وكان حاضراً في تجهيزه وإن محمداً لازمه ثلاث سنين من حياته ومن المعلوم أن رواية طويل الصحبة أقوى من رواية قليل الملازمة" (۲۴)

"یحییٰ اندلسی امام مالکؒ کے پاس ان کی وفات والے سال حاضر ہوئے اور ان کی تجہیز و تکفین میں شریک رہے، جب کہ امام محمدؒ متواتر تین سال تک شریکِ درس رہے اور طویل عرصہ شیخ کی صحبت میں رہنے والے روای کی روایت کم عرصہ رہنے والے روای کی روایت سے زیادہ قوی ہوتی ہے"

الدکتور علی احمد الندوی ذکر کرتے ہیں:

اس کتاب (موطأامام محمد) میں امام محمد کی شخصیت ایک مجتہد کے علاہ بطور محدث اور راوی بھی نمایاں ہوتی ہے (۲۵)

مولانا سید احمد رضا بجنوری نقل کرتے ہیں:

"امام محمدؒ نے مدینہ منورہ میں حضرت امام مالک کی خدمت اقدس میں تین سال رہ کر استفادہ کیا اور موطأ محمد ترتیب دی جو امام مالکؒ کی بائیس (۲۲) روایات و نسخ میں سے ممتاز ترین روایت ہے۔ کیونکہ اس میں امام

محمدؒ نے التزام کیا ہے کہ ہر باب کی احادیث ذکر کرنے کے بعد یہ بتلایا ہے کہ کن احادیث کو فقہاء عراق نے اخذ کیا اور کن کو دوسری احادیث کی وجہ سے ترک کیا اور ہر جگہ ان دوسری احادیث کو بھی ذکر فرمایا۔اس گراں قدر علمی امتیاز کی وجہ سے موطأامام محمد دوسری موطّاؤں سے بڑھ جاتی ہے۔ جس طرح موطأامام یحییٰ اللیثی اس اعتبار سے دوسری موطّاؤں سے بڑھ کر ہے کہ وہ نے ہر باب کی احادیث کے بعد امام مالکؒ کی رائے بھی ذکر کرتے ہیں"۔(۲۶)

۷) فقہ مقارن کا فرق:

موطأ کے دونوں نسخوں میں ایک واضح فرق فقہ مقارن (اسلامی قانون کا باہم تقابل) کا بھی ہے۔

مذکورہ وصف میں موطأامام محمد کو موطأیحییٰ پر فوقیت حاصل ہے۔امام یحییٰ مصمودی نے اپنے نسخہ میں صرف امام مالک کی مرویات،اقوال اور مسائل کو جمع کیا ہے۔ جبکہ امام محمد نے ایک مجتہد اور راوی کی حیثیت سے اہل عراق اور اہل حجاز کی فقہ کا تقابل پیش کیا ہے اور آپ امام مالکؒ کے علاوہ دیگر شیوخ کی روایات سے بھی استدلال کرتے ہیں۔

الاستاذ الحبیب الرزاق ذکر کرتے ہیں:

"فأيضاً تظهر مكانة هذه الرواية في أنها من فقيه مجتهد ذى مذهب لم يصب بالتقليد الذى يدفع إلى التعسف، فكثيراً ما قارن بين المذهبين المدني والعراقي، وبيّن محله، وبيّن وجه دليله، وخصوصاً حينما يأتي للترجيح بين أدلة الآثار لاينتصر لمذهبه إلا بالدليل القوي، ولا يشنع على مخالفيه" (۲۷)

"نسخہ محمد بن الحسن کی اہمیت اس بات سے بھی ظاہر ہوتی ہے کہ یہ ایک ایسے صاحبِ مذہب مجتہد اور فقیہ کی روایت ہے جو محض تقلید نہیں کرتے کہ یہ چیز ہٹ دھرمی و تعصب کی طرف لے جاتی ہے۔پس آپ نے بہت سے مقامات پر مدنی و عراقی فقہی مذاہب اور محل نزاع کا موازنہ کیا تو اس میں اپنے دلائل بیان کیے۔خاص طور پر جہاں ادلہ آراء کی ترجیح بیان کی تو وہاں اپنے مذہب کی تائید میں مضبوط دلیل ذکر کی اور اپنے مخالفین پر کسی قسم کی طعن تشنیع نہیں کی۔"

اہم نتائج:

نسخہ محمد بن الحسن الشیبانی:

- موطأامام محمد فقہی مذاہب کی نشو ونما کے زمانے میں فقہ مقارن (اسلامی قانون کا باہم تقابل) کی بہترین مثال ہے۔ جس میں احادیث احکام کی روشنی میں اہل عراق اور اہل حجاز کی فقہ کا تقابل پیش کیا گیا ہے۔جب کہ امام یحییٰ مصمودی کی مالکی مسلک کے لئے خدمات اور جلالتِ شان کے باوجود موطأ کی روایت کی حد تک آپ کی حیثیت ایک ناقل اور مبلغ کی ہے
- امام محمد نے امام مالکؒ کی روایات کے ساتھ دیگر شیوخ کی روایات، بالخصوص علمائے حجاز و عراق سے سماعت

کردہ روایات کا بھی اضافہ کر دیا ہے۔ روایات ذکر کرنے کے بعد اپنی رائے کا بھی ذکر کرتے ہیں؛ خواہ یہ رائے امام مالکؒ اور دیگر علماء و شیوخ کے مخالف ہو یا موافق۔

- امام محمدؒ کو اپنے حنفیہ شیوخ و اساتذہ سے بڑی محبت و عقیدت تھی لیکن یہ محبت و عقیدت بہت سے مسائل میں ایک مستقل رائے رکھنے اور دلیل کی بناء شیوخ سے اختلاف کرنے میں کبھی رکاوٹ نہ بنی۔
- امام محمدؒ روایات ذکر کرنے کے بعد جو تعقیبات و اشارت ذکر کرتے ہیں وہ دقتِ نظر اور اختصار کی وجہ سے امتیازی شان رکھتی ہیں۔ آپ نے فقہی مسلک میں تعصب و تنگ نظری سے اپنا دامن محفوظ رکھا ہے، یہی وجہ ہے کہ آپ بعض آراء میں امام ابو حنیفہؒ سے اختلاف کرتے ہوئے امام مالکؒ یا دیگر فقہاء مدینہ کی رائے اختیار کر لیتے ہیں۔
- نسخہ محمد بن الحسن اہل مشرق میں بہت مشہور و متداول ہے اور مدارس دینیہ کے نصاب میں بھی شامل ہے۔
- موطأامام محمد بلا واسطہ مکمل طور پر امام مالک سے سنی ہے جو کہ سنداً اعالی ہے۔
- امام محمد نے متواتر تین سال تک امام مالک کی خدمت میں رہ کر موطأ سماعت کی جس کی وجہ سے آپ کی روایت ضبط میں بنسبت دیگر کے زیادہ پختہ اور عمدہ ہے۔
- موطأامام محمدؒ میں ہر ترجمۃ الباب کے تحت کوئی نہ کوئی مرفوع یا موقوف روایت ضرور ہوتی ہے جبکہ نسخہ یحییٰ میں بہت سے تراجم ابواب کے تحت بغیر کسی روایت یا اثر کے صرف امام مالکؒ کا اجتہاد ہی مذکور ہے۔
- موطأامام محمدؒ میں امام مالکؒ کے طریق کے علاوہ روایات بھی ذکر کی گئی ہیں۔
- موطأامام محمد میں امام مالکؒ کے طریق سے مروی ایسی روایات کو جو حنفیہ کے ہاں کسی وجہ سے معمول بہا نہیں ہوتیں تو ان غیر معمول بہار وایات کے بعد حنفیہ کے ہاں معمول بہار وایات کا بھی تذکرہ موجود ہے۔
- موطأامام محمد میں اسی (80) زائد روایات و آثار کا ذکر ہے جو امام مالکؒ کے طریق سے مروی ہیں۔ اور روایت یحییٰ میں ان کا ذکر موجود نہیں، اگرچہ روایات کی مجموعی تعداد نسخہ یحییٰ میں زیادہ ہے۔
- موطأامام محمد میں امام مالکؒ کے بعض اقوال اور آراء ایسی نقل کی گئی ہیں جن کا ذکر موطأیحییٰ میں موجود نہیں

نسخہ یحییٰ مصمودی اندلسی:

- نسخہ یحییٰ میں منقول روایات و آثار کی تعداد بنسبت موطأامام محمد زیادہ ہے۔ دونوں نسخوں میں تقریباً 2 اور 3 کی نسبت ہے۔
- امام یحییٰ چونکہ مالکی المسلک ہیں اس لئے مرویات امام مالکؒ کے علاوہ آپ نے امام مالک کی آراء و اقوال کے نقل کرنے کا بہت زیادہ اہتمام کیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اہل اندلس اور جہاں جہاں مالکی مسلک مروج ہے وہاں نسخہ

یحییٰ (موطأامام مالک) ہی متداول ہے۔ برصغیر کے مدارس دینیہ میں بھی نسخہ یحییٰ (موطأامام مالک) شاملِ نصاب ہے۔

- نسخہ یحییٰ امام مالکؒ کی تقریباتمام آراء کا احاطہ کئے ہوئے ہے جوابواب فقہ کے مطابق تقریباتین ہزار مسائل پر پھیلی ہے۔
- امام یحی نے پوری موطأ براہ راست امام مالک سے نہیں سنی بلکہ کچھ حصہ ان کے شاگرد کے واسطہ سے روایت کیا ہے۔
- امام یحی کو امام مالک کے ساتھ طول صحبت کا شرف حاصل نہ ہو سکا،امام مالک کی سن وصال ہی میں ان سے حدیث سننے کی سعادت نصیب ہوئی۔

حاصل کلام:

موطأ کے دونوں مشہور ومتداول نسخوں کے اپنے اپنے امتیازات و خصوصیات کے باعث کسی ایک نسخے کو دوسرے پر کلی ترجیح نہیں دی جاسکتی اور نہ دونوں میں سے کسی ایک کی اہمیت کا انکار کیا جاسکتا ہے۔

البتہ گذشتہ صفحات میں مذکور موطأامام محمد کی کچھ انفرادی خصوصیات وامتیازات کے باعث یہ کہا جاسکتا ہے کہ موطأامام محمد میں موطأامام یحییٰ کی نسبت ترجیح کی وجوہ زیادہ پائی جاتی ہیں۔ جبکہ آراء ومسائل امام مالک کے جاننے کے لئے نسخہ یحییٰ کی اہمیت وضرورت بھی اپنی جگہ مسلم ہے اور کسی ایک نسخہ کا ہونا دوسرے نسخہ کی اہمیت کو کم نہیں کرتا۔

حواشی وحوالہ جات

۱۔ الزرقانی ، محمد بن عبدالباقی ، علامہ، مقدمہ شرح موطأ الامام مالک ، تحقیق:طہ عبدالرؤف سعد، مکتبۃ الثقافۃ الدینیہ،القاھرہ ، ط۔۱: ۲۰۰۳،۶۲/۱

۲ ۔ الیحصبی ، عیاض بن موسیٰ ، القاضی ابوالفضل(م۵۴۴ھ)، ترتیب المدارک وتقریب المسالک، تحقیق:ابن تاویت الطنجی ، مطبعۃ فضالۃالمحمدیہ المغرب ، ط۔۱:۱۹۶۵، ۸۹/۲

۳۔ دھلوی ، شاہ ولی اللہ، امام ، تسھیل درایۃ الموطاالملحق بآخرکتاب موطّاء الامام مالک قدیمی کتب خانہ کراچی ، س۔ن،ص۷۹۳

۴ ۔ دسوقی ، محمد، امام محمد بن حسن شیبانی اوران کی فقہی خدمات ، ترجمہ:حافظ شبیراحمد جامعی ، ڈاکٹر محمد یوسف فاروقی ، ادارہ تحقیقات اسلامی ، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی ، اسلام آباد ، ط۱،۲۰۰۵،ص۲۱۵

۵۔ الحبیب رزاق ، الاستاذ ، اشارات تعقیبات محمد بن الحسن الشیبانی فی روایۃ الموطّأواثرھا الفقہیّ والأصولیّ ، دارابن حزم، بیروت لبنان ، ط۱،۲۰۰۹،ص۱۶۴

۶۔ موطّأ الامام مالک ، بروایۃ محمد بن الحسن الشیبانی ، تحقیق:عبدالوہاب عبداللطیف ، باب المسح علی الخفین ، المکتبۃ العلمیۃ، بیروت، لبنان ، س۔ن،ص۳۹۴- ۳۷۶

۷۔ موطاامام مالک بروایۃ یحی بن یحی الیشی، تحقیق: الدکتور بشار عواد معروف، دارالغرب الاسلامی، طبع دوم، ۱۹۹۷م، ۶۴۹/۱۔۶۶۴، ۷۰۹/۲۔۶۹۳

۸۔ ایضاً، ص۴۴

۹۔ ایضاً: ص۱۶۳

۱۰۔ دسوقی، محمد، امام محمد بن حسن شیبانی اوران کی فقہی خدمات، ص۲۱۷

۱۱ ۔ موطأمالک بروایۃ محمد بن الحسن الشیبانی، باب المار بین یدی المصلی، رقم الحدیث :۱، ۹۸/۲۷۵

۱۲۔ ایضاً، باب طلاق السنۃ، رقم الحدیث :۱، ۸۶/۵۵۳

۱۳ ۔ ایضاً، بابُ: الرجل یتزوج المراۃ ولا یفرض لھا صداقا، رقم الحدیث : ۵۴۳، ۱۸۲/۱

۱۴۔ الموطأ،للامام مالک بن اِنس، تحقیق: محمد مصطفیٰ الأعظمی، مؤسسۃ زاید بن سلطان آل نہیان -اِبوظبی، ط: ۲۰۰۴،ام، رقم الحدیث: ۳۶۹، ۱۵۴/۲

۱۵۔ ایضاً، رقم الحدیث: ۴، ۹۴۱/۲۳۹۶

۱۶۔ ایضاً، رقم الحدیث: ۲، ۱۱۷/۲۸۱

۱۷ ۔ الشیبانی، محمد بن الحسن، الحجۃ علی اِہل المدینۃ، تحقیق: مہدی حسن الکیلانی القادری، عالم الکتب بیروت، ط۔ ۱۴۰۳: ۳، ۵۹/۱

۱۸ ۔ اِیضاً: ۹۸/۱

۱۹۔ الحبیب رزاق، الاستاذ، اشارات تعقیبات محمد بن الحسن الشیبانی فی روایۃ الموطّأواثرھا الفقہیّ و الأصولیّ ،۱۶۶-۱۶۵

۲۰ ۔ ایضاً۔ص۱۸۹

۲۱ ۔ زیاد بن عبدالرحمٰن اللخمی : آپ زیاد شبطون کے نام سے معروف ہیں۔آپ کی کنیت ابو عبداللہ ہے۔اہل قرطبہ میں سے ہیں اور ایک قول کے مطابق آپ حضرت حاطب بن ابی بلتعۃؓ کی اولاد میں سے ہیں۔آپ نے امام مالکؒ سے موطأ کی روایت کی ہے اور آپ کا امام مالک سے سماع، سماع زیاد کے نام سے معروف ہے۔ موطا کے نسخہ مشہورہ کے راوی یحی بن یحی مصمودی نے امام مالک سے موطأ کی روایت کرنے سے پہلے زیاد بن عبد الرحمٰن سے روایت کی ہے۔آپ کی وفات ۲۰۴ھ کو ہوئی۔ابن الفرضی، ابوالولید عبداللہ بن محمد الازدی، تاریخ علماء الاندلس، مکتبۃ الخانجی، قاہرۃ، ط ۲، ۱۴۰۸ھ، ج ۱، ص ۱۸۳-۱۸۲

۲۲۔ ابن خلکان ، احمد بن محمد بن ابی بکر ، وفیات الأعیان وانباء ابناء الزمان ، محقق :احسان عباس ، دارصادر بیروت ، ط۔۱، ۱۹۷۱، ۶/۱۴۴-۱۴۳

۲۳۔ نذیر حمدان ، الدکتور ، الموطّاء للامام مالک دارالقلم دمشق ، الدارالشامیۃ بیروت ، الطبعۃ :۱، ۱۹۹۲ء، ص۲۳۱

۲۴۔ لکھنوی ، عبدالحئ ، علامہ ، مقدمۃ التعلیق الممجد ، مشمولہ درالموطّألامام محمد ، قدیمی کتب خانہ کراچی، س۔ن، ص۳۵-۳۴

۲۵۔ الندوی ، علی احمد ، الدکتور ، الامام محمد بن الحسن الشیبانی ، دارالقلم، دمشق ط:۱، ۱۹۹۴ء، ص۱۴۲

۲۶ ۔ بجنوری ، سیداحمدرضا ، مولانا ، مقدمہ انوارالباری ، مجموعہ افادات:علامہ محمدانورشاہ ودیگر محدثین ، ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان، س ن،ص۱۸۸

۲۷۔ الحبیب رزاق ، الاستاذ ، اشارات تعقیبات محمد بن الحسن الشیبانی فی روایتہ الموطّأواثرھا الفقہیّ والأصولیّ ، ص۱۹۰-۱۸۹